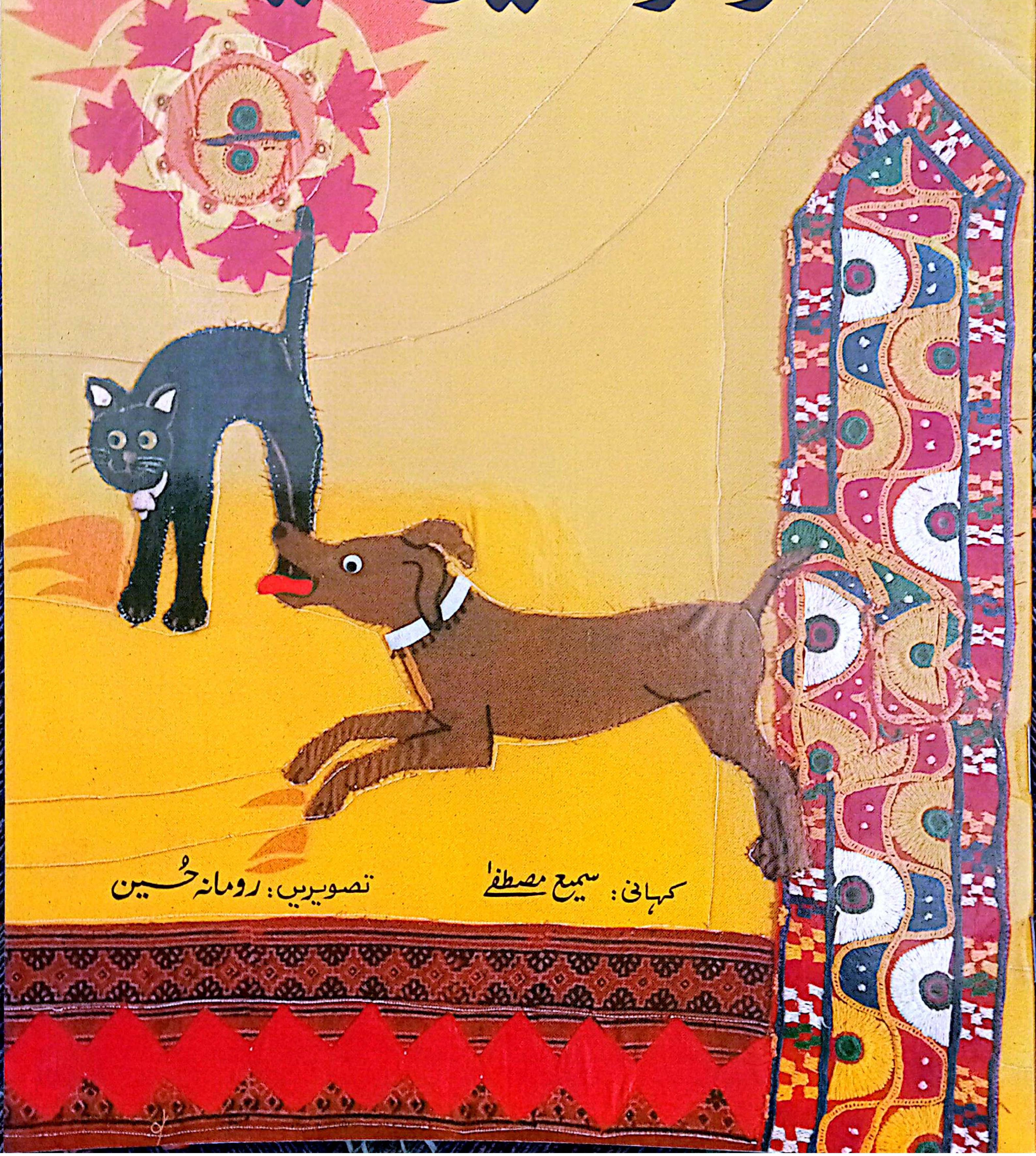
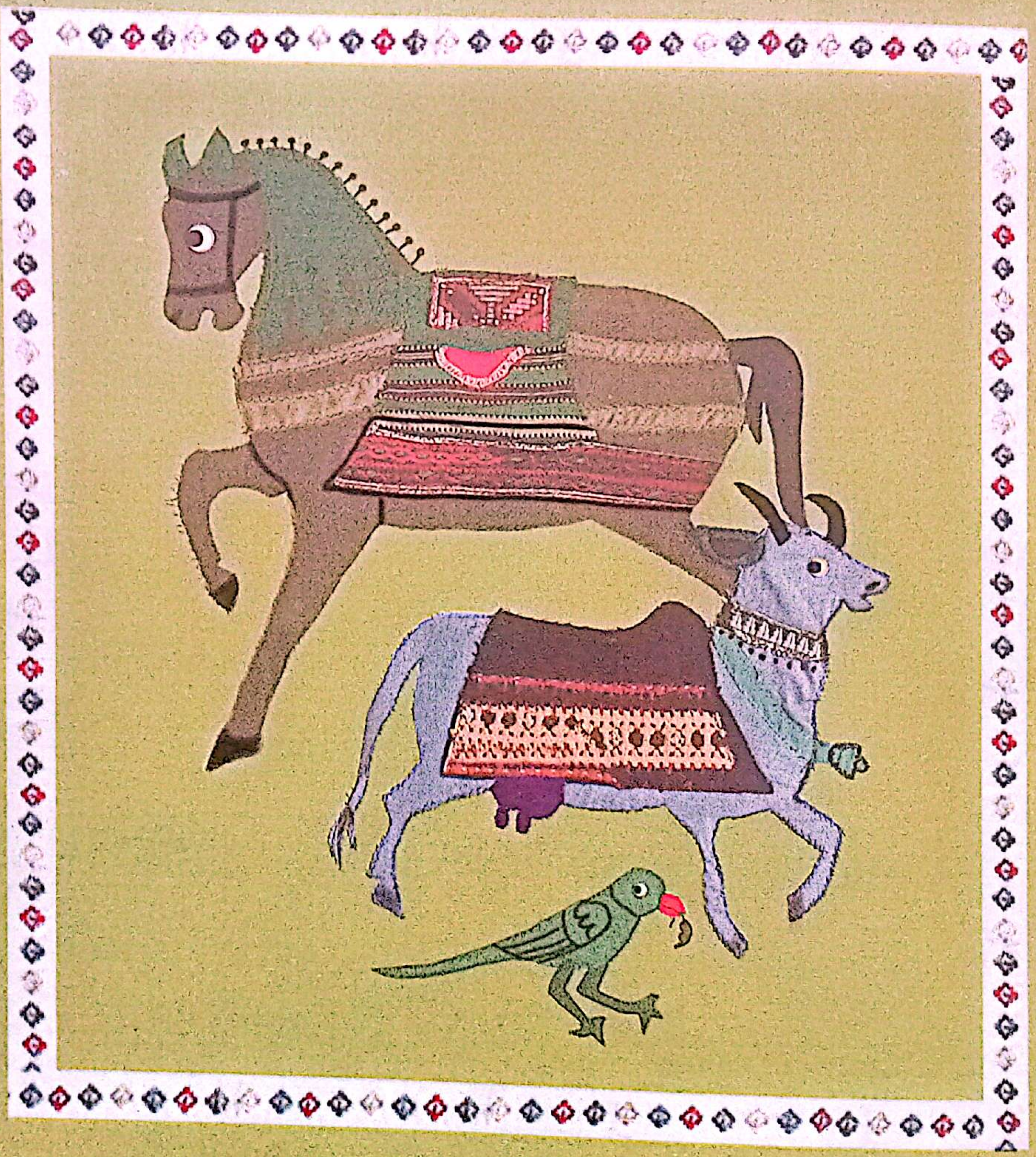
تُوتُو مَیں مَیں



کہانی: سمیع مصطفیٰ

تصویریں: رومانہ حُسین

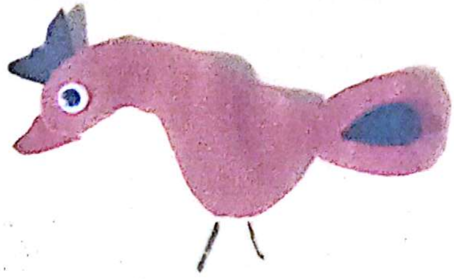
توتو میں میں



DFID Department For International Development

The Book Group
187/2C Block 2 PECHS Karachi Phone 431-0641, 453-8221
e-mail bookgrup@cyber.net.pk

PMSP Punjab

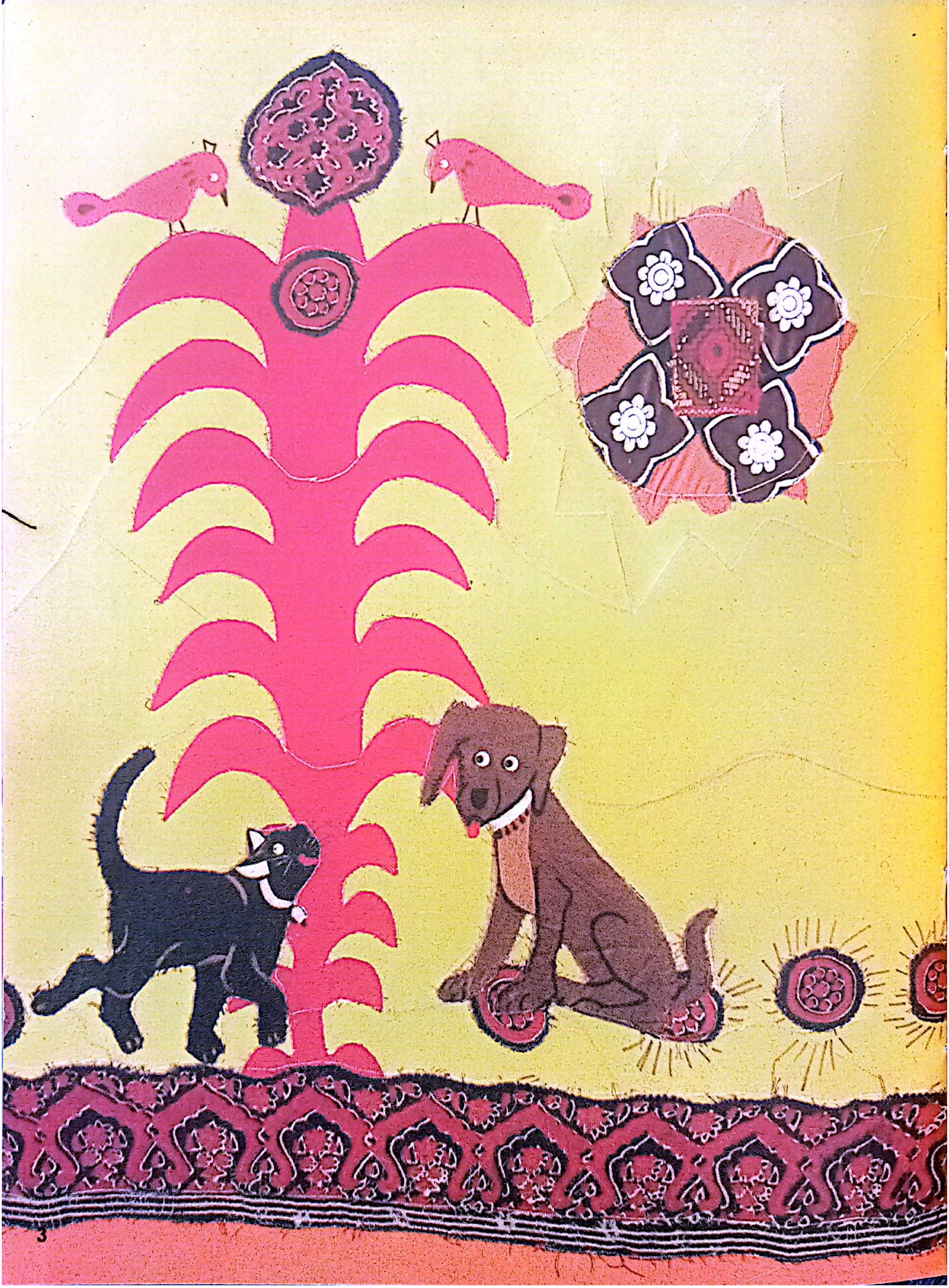


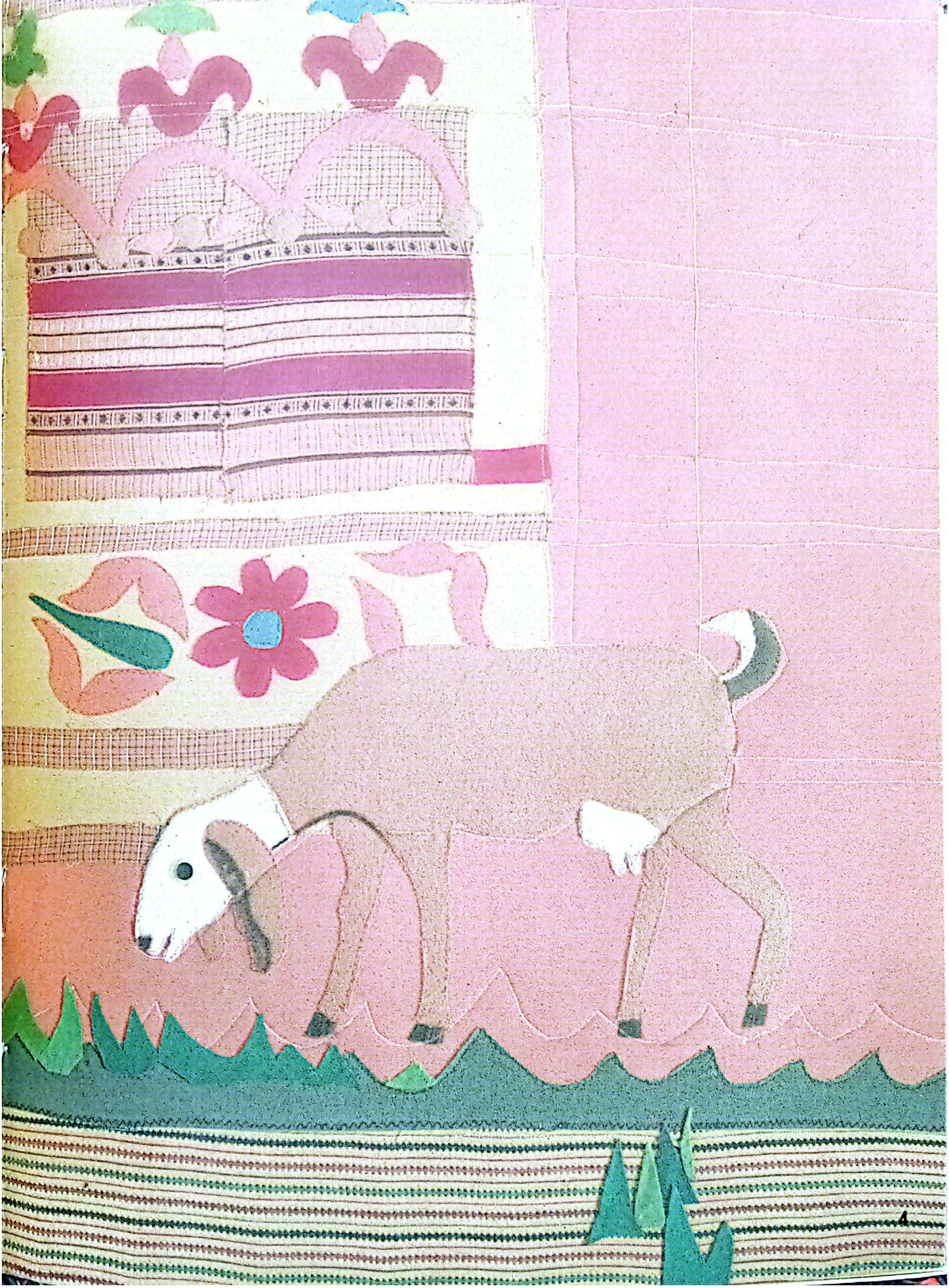
جاڑے کی سُنہری دوپہر تھی۔

کتّا کھانا کھا کر دھوپ تاپنے بیٹھا تو اس کی آنکھ لگ گئی۔
بلّی بھی پنجے چاٹتی، میاؤں میاؤں کرتی وہیں آنکلی۔

کتّا چڑ کر بولا ”کیا ہر وقت میاؤں میاؤں کرتی رہتی ہو؟ یہ بھی کوئی آواز ہے۔ مجھے دیکھو، کیسی گرج دار آواز ہے۔ بھَو! بھَو! میری آواز سن کر سارا محلّہ ڈر جاتا ہے۔ بڑے بڑے چور دُم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ سب جانوروں کو اپنی بولی بدل کر میری طرح بھَو بھَو کرنا چاہیے“۔

بلّی تو جیسے غصے میں بیٹھی تھی۔ تڑپ کر بولی ”تمہاری آواز۔ اُف توبہ! کس قدر خوف ناک ہے۔ سارا محلّہ سر پر اٹھا لیتے ہو۔ نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔ میری آواز سنو۔ دیکھو کتنی میٹھی ہے۔ جب میں آنکھیں





بند کر کے اور دُم لہرا کر، میاؤں میاؤں کرتی ہوں تو بچّے مجھے گود میں اُٹھا لیتے ہیں، پیار کرتے ہیں۔ میرے خیال میں سارے جانوروں کو میری طرح بولنا چاہیئے۔ میاؤں! میاؤں! "

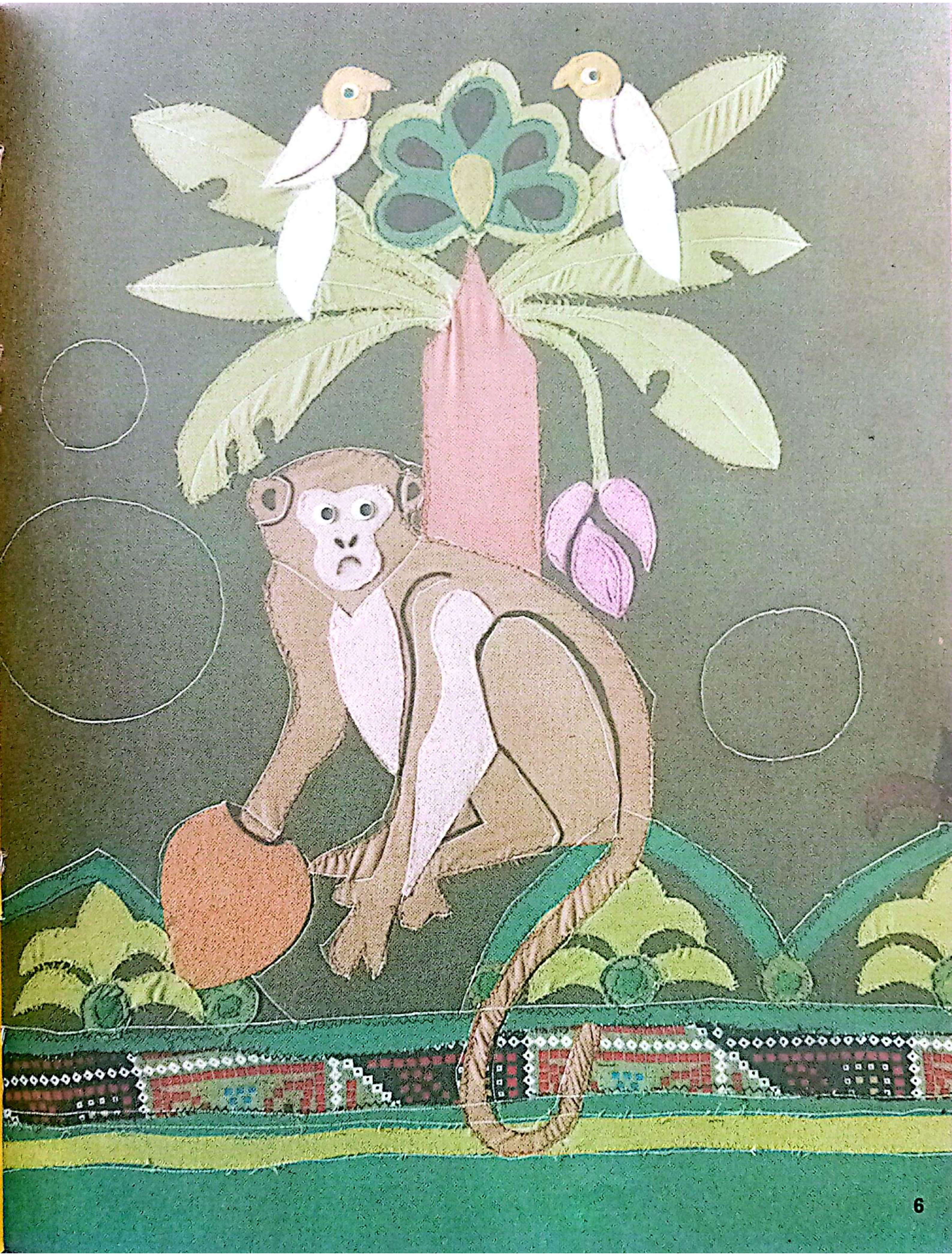
پھر تو دونوں میں خوب ٹھنی۔ دونوں کو اپنی اپنی زبان پر ناز تھا۔ ہار کون مانتا؟ آخر یہ طے پایا کہ کسی تیسرے جانور سے فیصلہ کرا لیں۔ پہلے وہ بکری کے پاس گئے۔ بے چاری بکری آنگن کے کونے میں بندھی "میں میں" کر رہی تھی۔

کتّے اور بلّی نے اپنی اپنی بات سنائی اور پھر ادب سے کہنے لگے۔

"ہم آپ کو جج بناتے ہیں۔ آپ ہمارا فیصلہ کیجئے"۔

ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے بکری نے اُن کی بات بڑے غور سے سنی ہے۔ کتّا اور بلّی انتظار میں تھے کہ بکری اب فیصلہ سنائے گی۔ لیکن کچھ دیر تک وہ گھاس چباتی رہی پھر بڑا سا منہ کھولا اور "میں میں" کی رٹ شروع کردی۔





مایوس ہو کر دونوں بندر کے پاس پہنچے۔ اُنھوں نے ساری بات بندر کو بتائی۔ بندر بڑی بے زاری سے بولا۔

"میں تو خود مشکل میں گرفتار ہوں اور تم کو اپنی پڑی ہے"۔

ہوا یوں کہ کسی نے بندر کو پکڑنے کے لئے کچے ناریل میں ایک کیلا رکھ دیا تھا۔ بندر نے کیلا نکالنے کے لیے ہاتھ ناریل کے اندر ڈالا تو ہاتھ ایسا پھنسا کہ کسی طرح نکل ہی نہیں پایا۔ اب تو وہ اِدھر اُدھر بھی نہیں جاسکتا تھا۔

بندر کا یہ حال دیکھ کر کتّے اور بلّی نے سوچا کہ کسی اور جانور کے پاس چلیں۔



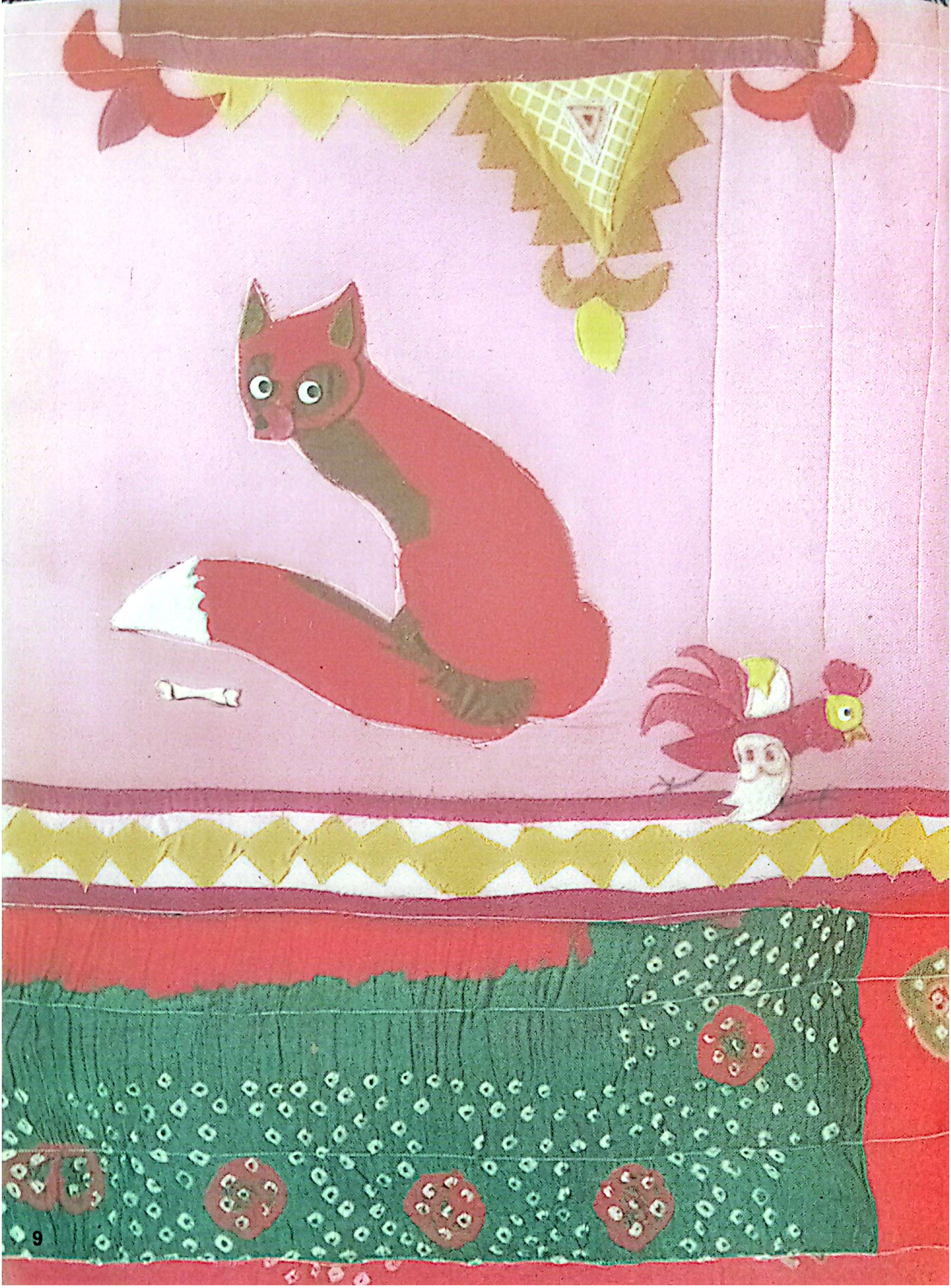
چنانچہ وہ سیدھے لومڑی کے پاس پہنچے اور کہا

"آپ کی سمجھ داری کا تو ساری بستی میں چرچا ہے۔ آج آپ ہمارا مسئلہ حل کریں"۔ لومڑی اپنی تعریف سُن کر کِھل اُٹھی۔

"یہ بھی کوئی بڑی بات ہے! ایسے فیصلے تو میں چٹکی بجاتے میں نمٹاتی ہوں۔ لیکن کیا بتاؤں اس وقت بھوک سے نڈھال ہو رہی ہوں۔ کچھ کھالوں تو جان میں جان آئے۔"

کتّا اور بلّی بھاگے بھاگے محلّے کے ہوٹل میں گئے اور گرما گرم کھانا لے آئے۔ لومڑی نے خوب ڈٹ کر کھانا کھایا۔

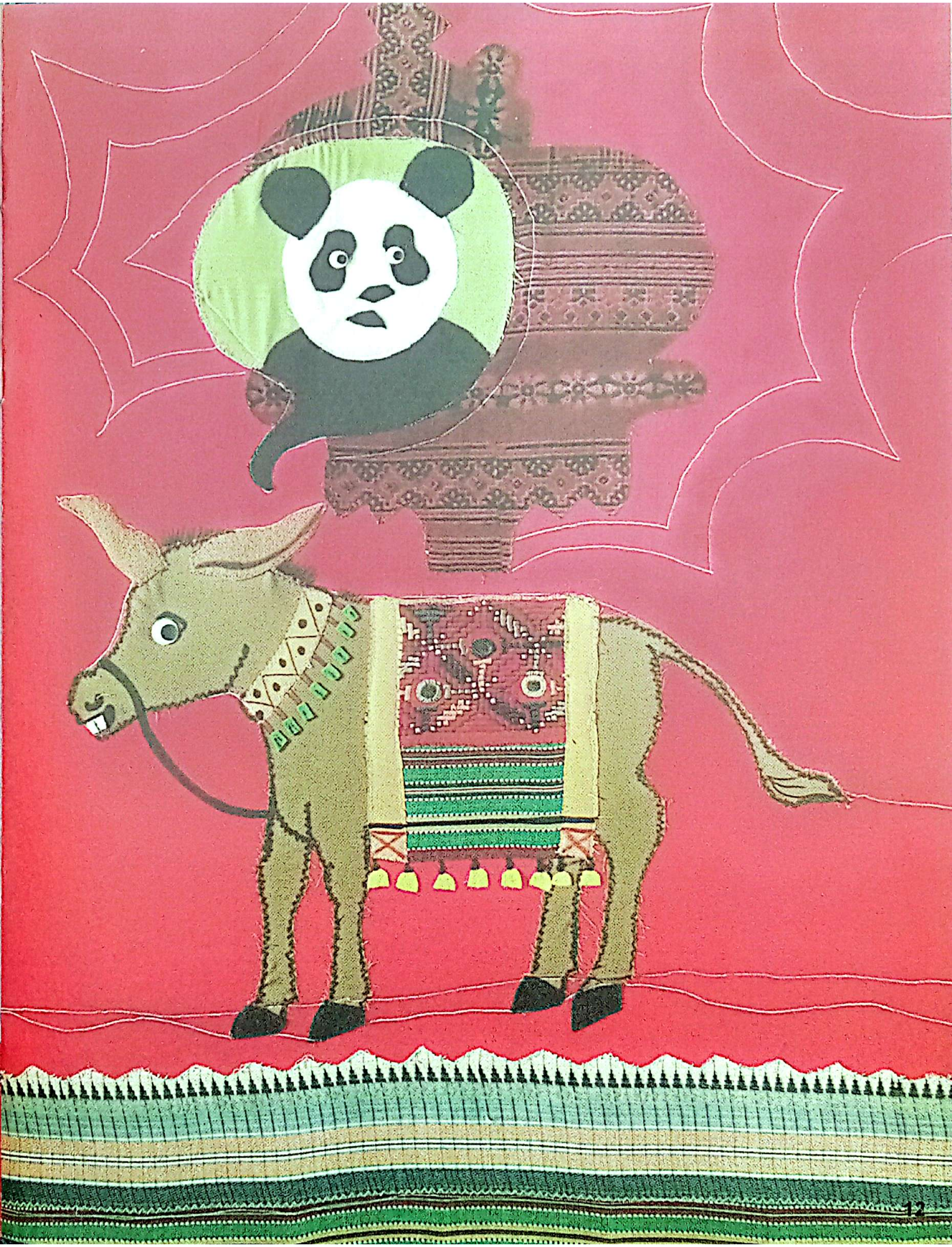
"واہ ! کیا مزے دار کھانا ہے"۔ جب اس کا پیٹ بھرا تو نیند آنے لگی اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے خراٹے لینے لگی۔ اتنی گہری نیند سے بھلا اُسے کون جگا سکتا تھا؟ اُس کی اِس چال سے کتّے اور بلّی کو بڑا دکھ ہوا۔



"خیر! فیصلہ تو آج ہو کر رہے گا۔"
دونوں نے اپنے دل میں ٹھانی۔

کبھی گائے کے پاس گئے تو کبھی خرگوش کے پاس، کبھی گھوڑے کے پاس، کبھی طوطے کے پاس۔
لیکن کوئی بھی ان کا جھگڑا نہ چکا سکا۔





آخر کار ایک گدھے کو کھڑا دیکھ کر انھوں نے اسے سارا قصہ سنایا اور اِلتجا کی۔

"اب آپ ہی ہمارا فیصلہ کر سکتے ہیں"۔

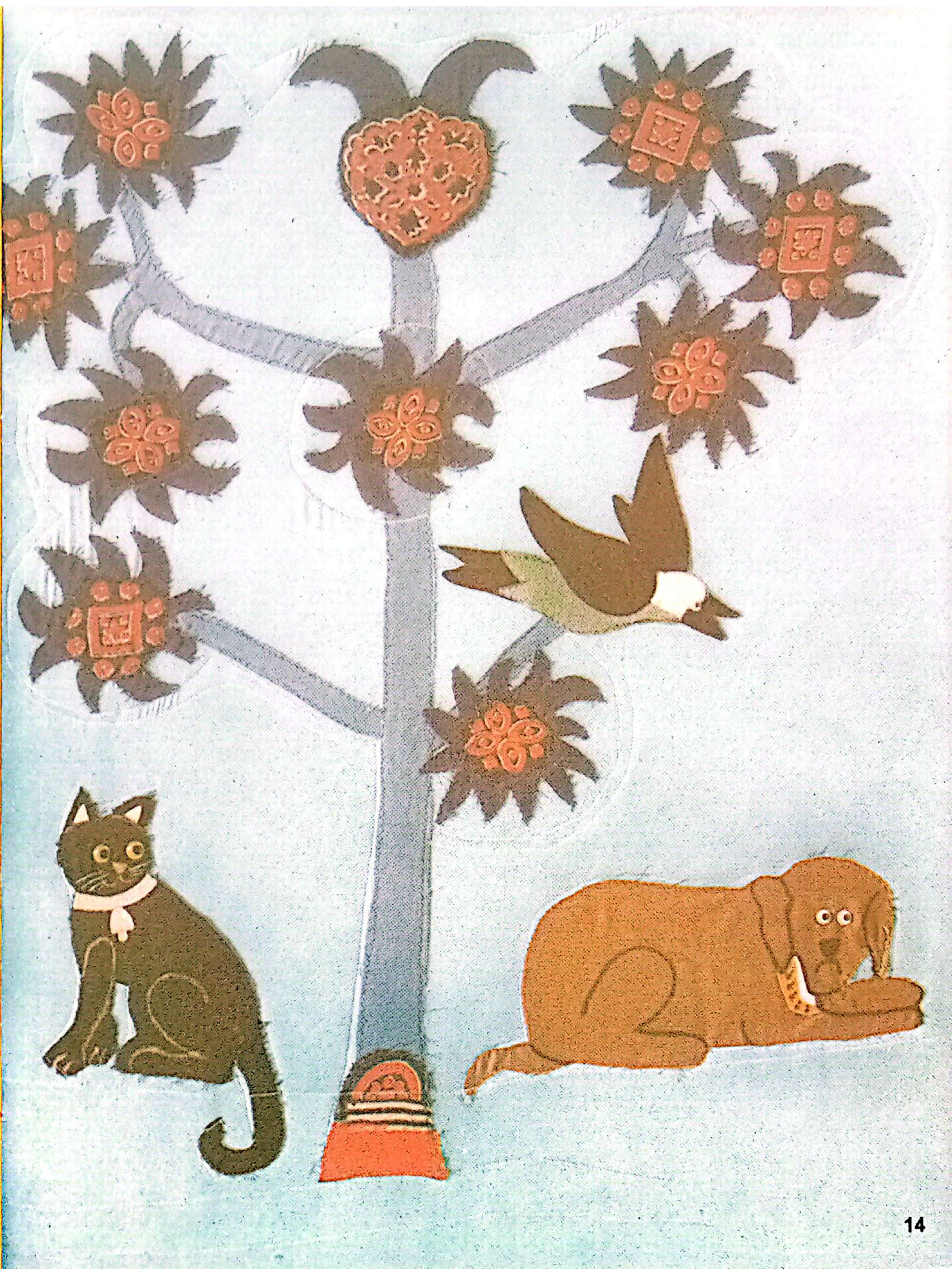
گدھا ان کی بات سن کر خوشی سے اُچھل پڑا۔

منہ اُٹھا کر بولا "ڈھیں چوں ڈھیں چوں!"

پھر سنجیدہ ہو کر کہنے لگا۔ "چین کا جانور پانڈا بڑی اچھی زبان بولتا ہے۔ میرے خیال میں تو آپ دونوں اپنی اپنی بولیاں چھوڑ کر اس کی زبان بولنا شروع کر دیں"۔

گدھا اپنے اِس فیصلے پر بڑا خوش نظر آ رہا تھا۔

لیکن کتّے اور بلّی دونوں کے چہرے لٹک گئے۔



جب وہ ہر طرف سے مایوس ہوگئے تو تھک ہار کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ اچانک ایک کوّے کی آواز نے دونوں کو چونکا دیا۔ وہ بڑی دور سے ان کے ساتھ اُڑتا آ رہا تھا اور اُن کی ساری تُو تُو مَیں مَیں سن چکا تھا۔ ہنس کر بولا:

”کائیں کائیں کائیں	آؤ تم کو ہم بتلائیں
بلّی بولے میاؤں میاؤں	طوطا بولے ٹائیں ٹائیں
کتّا بولے بھؤ بھؤ	چڑیا بولے چُوں چُوں چُوں
سب کا اپنا ہے انداز	آپس میں پھر جھگڑیں کیوں؟
مینڈک بولے ٹر ٹر ٹر	آؤ رہیں سب مل جُل کر
پہلے مل کر کام کرو	بعد میں کچھ آرام کرو
ہے بس یہی خوشی کا راز	اچھے لوگوں کا انداز“

سرگرمیاں

مندرجہ ذیل جملوں کا کسی بھی تین زبانوں میں ترجمہ میں کر کے لائیں۔

1 السلام وعلیکم! آپ کیسے ہیں؟

2 میں بالکل ٹھیک ہوں۔

3 آپ کے دوست کا کیا نام ہے؟

آپ نے کتاب تو پڑھ لی ہے اب ان سوالات کے جولبات دیں۔

1 بندر کس وجہ سے بلّی اور کتّے کی مدد نہ کر سکا؟

2 لومڑی نے کس طرح اپنی چالاکی کا ثبوت دیا؟

3 گدھے کا فیصلہ صحیح تھا یا غلط؟ وجہ لکھیں؟

4 کہانی کا مرکزی خیال لکھیں۔

ملکیّت حکومتِ پنجاب

تُوتُو مَیں مَیں

ہمارے پیارے پاکستان میں بہت ساری بولیاں بولی جاتیں ہیں اور بہت سارے لوگ بھی رہتے ہیں۔ اب اگر ہم سب آپس میں اس بات پر لڑنا شروع کر دیں کہ کس کی بولی اچھی ہے اور کس کی نہیں تو جھگڑا اُٹھ کھڑا ہوگا اور جھگڑا کسے اچھا لگتا ہے!

اس کتاب میں اسی بات کے مدِ نظر لکھی گئی کہانی کے ذریعے ہم اپنا ماحول بہتر بنا سکتے ہیں اور ایک دوسرے کو برداشت کرنا بھی سیکھ جائیں گے۔ امید ہے کہ اساتذہ اس کتاب کے اس پہلو سے بچوں کو روشناس کروائیں گے اور ان کو بہتر انسان بننے میں مدد دیں گے۔

اس کہانی کی تصاویر اپلیک کے فن کو نئے انداز میں استعمال کر کے بنائی گئی ہیں۔



DFID Department For International Development

The Book Group
187/2C Block 2 PECHS Karachi. Phone 431-0641, 453-8221
e-mail: bookgrup@cyber.net.pk

PMSP Punjab